احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۲۹۰

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۵ منگل ۲۳ - شوال ۱۴۱۴ھ ‘ ۵ - شہادت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۵ - اپریل ۱۹۹۴ء

بد ظنی نیکیوں سے محروم کردیتی ہے

فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے اگر نیک ظنی کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بد ظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کردیتی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بد ظنی شروع کردیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ دنیوی معاملات اور تجارت کے کاروبار میں مصروف ہیں‘ وہ سب کے سب دماغ سے کام لیتے ہیں۔ ان کی دماغی قوتیں پورے طور پر نشوونما پائی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر روز نئی نئی باتیں اپنے کاروبار کے متعلق ایجاد کرتے ہیں۔ یورپ اور نئی دنیا کو دیکھو کہ یہ لوگ کس قدر دماغی قوتوں سے کام لیتے ہیں اور کس قدر آئے دن نئی ایجادیں کرتے ہیں۔ قلب کا کام جب ہوتا ہے‘ جب انسان خدا کا بنتا ہے۔ اس وقت اندر کی ساری طاقتیں اور ریاستیں معدوم ہو کر قلب کی سلطنت ایک اقتدار اور قوت حاصل کرتی ہے۔ تب انسان کامل انسان کہلاتا ہے۔ یہ وہی وقت ہوتا ہے جبکہ (میں نے اس میں اپنی روح پھونکی الحجر:۳۰) کا مصداق ہوتا ہے اور ملائکہ تک اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اس وقت وہ ایک نیا انسان ہوتا ہے۔ اس کی روح پوری لذت اور سرور سے سرشار ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۷۰)

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ انچارج رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم شیخ محمد سلیم صاحب آف دنیاپور ضلع ملتان۔ عمر ۵۸ سال ۹۴-۴-۲ صبح ۹ بجے دل کا شدید دورہ پڑنے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔

مورخہ ۹۴-۴-۲ بروز ہفتہ صبح طبیعت زیادہ خراب ہوئی اور کسی بھی طبی امداد کے ملنے سے قبل وفات پاگئے۔ موصوف نے خدا کے فضل سے ۲۵ سال قبل وصیت کی توفیق پائی۔ مورخہ ۹۴-۴-۳ بروز اتوار صبح ۹ بجے احاطہ صدر انجمن میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مرکزی کارکنان کے علاوہ اہالیانِ ربوہ اور ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے عزیز رشتہ داروں نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

محترم شیخ عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ تحصیل دار کی صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ ہماری بھابھی ہیں۔ ابھی چند ماہ قبل ہماری والدہ صاحبہ کی وفات کا صدمہ تھا کہ ہمارے بڑے بھائی بھی چل بسے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ۔

مورخہ ۲۸- جنوری ۹۴ کو بعد جمعہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر نے عزیزم یاسر مبشر ملک ابن برادرم مکرم ملک مبشر احمد صاحب کا نکاح بہمراہ عزیزہ سدرت منور صاحبہ بنت برادرم مکرم کرنل ملک منور احمد صاحب بعوض مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پڑھایا۔ دونو بچے حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے (وفات یافتہ) کے پوتا پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے

متقی کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام اور طیّب رزق دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ کے کارخانے بڑے باریک در باریک ہیں اور جو ان کارخانوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ بڑے فائدے اٹھاتے ہیں۔ ہمارے ملک‘ ہمارے گھروں میں کئی ردی چیزیں نکلتی ہیں مگر جو عقلمند ہیں ان کے نزدیک کوئی ردی چیز نہیں میں دیکھتا ہوں۔ کہ کھلونے ردی ٹکڑوں کے بنتے ہیں پھر جنہوں نے اس نظارۂ قدرت میں اور بھی غور کی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تین لاکھ کوس ایک سیکنڈ میں بجلی کی لہر جاتی ہے اسے ذریعہ خبر رسانی کا بنا لیا ہے۔ اسی طرح پانی اور ہوا کی لہروں سے کام لیا ہے۔ لاکھوں کروڑوں من اسباب ریلیں اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ یہ صرف پانی اور آگ سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ پھر دیکھو ہم کس قدر بیٹھے ہیں اور ہر سال کتنا روپیہ مکان‘ خوراک‘ پوشاک‘ خط و کتابت پر خرچ کرتے ہیں۔ اور یورپ بھیجتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ یورپ والوں کو ایک علم ہے جب ایک تھوڑے سے علم کی خاطر ہم ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ایک (صاحب ایمان) کی جسے حقیقی علم دیا گیا ہے کس قدر قدر ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے (صاحب ایمان) کو ایک نعمت بخشی تھی تعجب ہے کہ صرف مونہہ سے کہہ دینا کہ ہم تو (صاحب ایمان) ہیں کافی سمجھا ہے۔ (-) (دین حق) اسی کا نام ہے۔ غور کرو تم نے (-) جھوٹ سے اپنے آپ کو کس قدر بچایا۔ تکبر سے فضولی سے کتنی دوری اختیار کی۔ آج کل کی تعلیم پر کتنا خرچ کرتے ہیں اور ایک موہوم کامیابی کی امید پر اور اس کے مقابل دین پر کیا خرچ کرتے ہیں۔ جس میں کامیابی یقین ہے۔ میرے پاس ایک معزز پادری آئے۔ دیسی تھے۔ ان کو مشورہ طبی کی ضرورت تھی۔ بیٹا جوان تھا۔ جب میں نے نسخہ بتایا تو ساتھ ہی میں نے کہا چونکہ آپ پادری ہیں ہر ایک چیز کھا لیتے ہیں اس لئے کچھ پرہیز بھی بتاتا ہوں۔ وہ کہنے لگے آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ عیسائی ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ ہم تو ہندو ہیں۔ ہمارے بچے بہت ہیں ان کی تعلیم کا خرچ کہاں سے لائیں۔ اس لئے مصلحتاً ہم سب کے سب عیسائی کہلاتے ہیں ورنہ ہم تو ماس بھی نہیں

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۵۔ شہادت ۱۳۷۳ ہش ۵۔ اپریل ۱۹۹۴ء

تغیّر و تبدّل

عالم کون و مکان میں یکسانیت نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔ ہر چیز تغیر پذیر ہے اور ہر لحہ اپنے بدلتے ہوئے اثرات لے کر وارد ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی کے دن کبھی اچھے ہیں اور کبھی برے، کبھی تنگی ہے اور کبھی آسانی، کبھی امارت ہے اور کبھی غربت، کبھی اقتدار ہے اور کبھی اقتدار سے محرومی۔ ہاں موسم کے حالات کب ایک جیسے رہتے ہیں۔ کبھی سردی ہے کبھی گرمی۔ سردی ہو تو لوگ دھوپ تلاش کرتے ہیں۔ ہاتھ تاپتے ہیں۔ لحاف اوڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں گرمی ہو تو گرمی کی شدت سے بھاگ کر سائے میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ گرمی ہمیشہ رہتی ہے نہ سردی۔ گرمی کی تپش ڈراتی ہے تو سردی کی ٹھنڈک بھی وجہ سکون نہیں بنتی۔ یہ سب مختلف حالات ہیں جو لحہ بہ لحہ انسان پر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ ان حالات میں یکسانیت نام کی کوئی چیز کیسے مل سکتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے:

غموں کا ایک دن اور چار شادی

اس میں کچھ شک نہیں کہ غموں کا صرف ایک دن ہے اور چار دن شادی کے ہیں۔ لیکن اس میں بھی لوگوں کے لئے یکسانیت نہیں۔ جو خدا کے بندے ہیں اور جن کی خدا پشت پناہی کرتا ہے ان کے لئے تو غم کا صرف ایک ہی دن ہو سکتا ہے اور باقی چار دن شادی کے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور اسی دنیا میں محو ہے ان کے لئے یہ بات بھی ممکن نہیں کہ ایک غم کے بعد شادی کے چار دن مل جائیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جیسے لوگوں کی تو بات ہی اور ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں تکیے پر سر رکھتا ہوں تو مجھے آواز آتی ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور یہ آواز مجھے صبح تک آتی رہتی ہے۔ لیکن کتنے لوگ ایسے ہیں جنکو ایسے سکون کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اکثر لوگوں کے تو کان ایسی آوازوں سے ٹکراتے ہیں جو ان کے لئے اور معاشرے کے لئے خوف ناک ہیں وہ گھبرا جاتے ہیں۔ انہیں کہیں سکون نہیں ملتا۔

الیاس منیر کی تکلیفوں کا اندازہ بھی مشکل ہے
جو ان پہ جیل میں بیت گئی ہر لحہ کرب کا حائل ہے
یہ بات تو غم کی ہے لیکن یوں دل کو سہارا ملتا ہے
ہر گام پر ان کے روز و شب اللہ کا کرم بھی شامل ہے

ابوالاقبال

میرے ساتھ جو پیش آتا ہے شوق سے وہ پیش آنے دو
مجھ کو بھی تو تھانے جا کر ایف آئی آر کٹانے دو

مجھ پر قدغن وہ آزاد۔ آزاد بھی وہ کیسے آزاد
ان کو مادر اور پدر آزادی کے گُن گانے دو

میں کیا جانوں لوگ انہیں کیوں آمرِ مطلق کہتے ہیں
ان کی خواہش ہے کہ انہیں جمہوری ڈھول بجانے دو

میں بھی ہوں اس ملک کا شہری مجھ کو جینا آتا ہے
سب کو زندہ دیکھ کے مجھ کو اپنا دل بہلانے دو

تم اپنی سی تو کر نہ سکے اور میرا مقدر بنتے ہو
میں لہروں میں گِھر جاؤں تو لہروں سے مجھے ٹکرانے دو

میں دل کی باتیں کہتا ہوں جو دل میں اترتی جاتی ہیں
کم فہموں اور نادانوں کو مجھ سے کنّی کترانے دو

یہ گرج چمک یہ شوراشاری سب تسکین کا باعث ہیں
مے خانہ کب سے ترستا ہے گھنگھور گھٹائیں چھانے دو

یہ سب کیا ہے کیوں ہوتا ہے کب تک ہوتا جائے گا
اب تو بات کا رستہ کھولو اب تو مجھے سمجھانے دو

وہ شعر جو خود آجاتے ہیں چھپنے کا تقاضا کرتے ہیں
ہر قاری مجھ سے کہتا ہے ان شعروں کو چھپ جانے دو

بیماری سے اٹھے ہو تم کچھ دن تو آرام کرو
ان لکھنے پڑھنے کے دھندوں کو کچھ کچھ تو رک جانے دو

جو داد کا بھی طالب نہ رہا بے داد بھی ہنس کر سہتا ہے
اب اُس کی باری آئی ہے اب اُس کو شعر سنانے دو

تم دور نکل جاؤ گے نسیم تو سب کو چین آجائے گا
تم شہر کے لوگوں کو آپس میں رونے اور رلانے دو

نسیم سیفی

حسن آرا منیر

احمدی خواتین کی قربانیاں

محترمہ حسن آراء منیر اپنی کتاب دوش بدوش میں لکھتی ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے مردوں، عورتوں، بچوں بوڑھوں اور جوانوں سبھی کو توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ خدا کے فرستادہ اور اس کے نائبین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کی خاطر ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں پیش کریں۔ لیکن اس وقت میں صرف اس مالی جہاد کا تذکرہ کروں گی جو احمدی خواتین نے اپنے رب کے حکم کے ماتحت کیا۔

ابتدائی قربانیاں

حضرت سیدنا بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قوت قدسیہ اور روحانی تربیت نے جماعت میں ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں دینے والے نہ صرف مرد ہی پیدا کئے بلکہ عورتوں میں ایسی روح پھونک دی کہ آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنے والوں میں احمدی عورتوں کا نام بھی سر فہرست ہے۔ اور ان کی مالی قربانیوں کے ذکر سے تاریخ احمدیت کے اوراق جگمگا رہے ہیں اور ان کی مالی قربانیاں آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

گو ابتداء میں جماعت کی تعداد نہایت قلیل تھی اور اس زمانہ میں عورتوں کی ذاتی آمدنی نہ ہونے کے برابر تھی لیکن تاریخ شاہد ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی ہر آواز پر احمدی عورتوں نے کس والہانہ انداز اور بشاشت قلب کے ساتھ لبیک کہا اور اپنی عزیز ترین چیزوں کے نذرانے اس رنگ میں پیش کئے کہ ان کی یاد آج بھی دلوں کو گرماتی ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ زیور سے عورت کو کس قدر لگاؤ اور پیار ہوتا ہے۔ غریب سے غریب عورت کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کانوں اور ہاتھوں میں پہنے رکھے۔ خواہ وہ زیور چاندی کا ہو یا پیتل کا لیکن زمانے کے مامور کی تربیت نے احمدی عورت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دی تھی کہ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

سو احمدی عورتوں نے اپنی پسندیدہ اشیاء کے نذرانے اسے متاع قلیل سمجھتے ہوئے اپنے رب کے حضور پیش کئے اور خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو پیش نظر رکھا کہ دنیا کا فائدہ حقیر ہے اور پیچھے آنے والی زندگی بہتر ہے۔

ابتدائی زمانے میں تو مہمان نوازی کا خرچ بھی خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ برداشت فرماتے تھے اور آپ کی ان قربانیوں میں حضرت اماں جان شریک تھیں۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے روایت ہے کہ

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ آپ اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب نے آکر عرض کی کہ رات کے مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے زیور ـــ جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان لے لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا گیا۔"

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۸)

کپور تھلہ کی جماعت نہایت مخلص تھی اور ہر قسم کی قربانیوں میں پیش پیش رہتی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے فرمایا کہ ایک اشتہار کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کی جماعت یہ انتظام کر سکے گی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے اس کے لئے کیسی شاندار قربانی دی اس کا ذکر خود ان کی زبانی سنئے۔

"میں نے عرض کی کہ حضرت (اللہ نے چاہا تو) کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپیہ لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپور تھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپور تھلہ کو دعا دی۔ چند دنوں بعد منشی اروڑے خان صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے انہیں خوشی کے لہجے میں فرمایا کہ منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا حضرت کونسی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہی جو منشی ظفر احمد صاحب نے جماعت کپور تھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔ منشی صاحب نے کہا حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ اس کے بعد منشی اروڑے خان صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سے رقم تھی میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی"۔

حضرت صاحب کے زمانے میں ہی ایسی عورتیں پیدا ہو چکی تھیں جنہوں نے آپ کی تقاریر سن کر اور کتب پڑھ کر اپنے دلوں میں ایمان کی ایسی شمعیں روشن کی تھیں کہ جن کی روشنی میں ان کا قدم مالی قربانیوں میں آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ مینارہ.........پر بھی ان قربانیوں کی یادگار کے طور پر محترمہ حسن بی بی صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب و عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ خان صاحب منشی برکت علی خان صاحب شملوی کے نام کندہ ہیں

ڈاکٹر امۃ المصور سمیع

ذیابیطس

Diabetes Mellitis

ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جو دنیا میں روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ دنیا میں ۶ فیصدی افراد کو یہ مرض لاحق ہے۔ اور ترقی یافتہ ممالک میں تقریباً ۲۰ فیصد لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں۔ یہ بیماری ایک ہارمون کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے جسے انسولین کہتے ہیں اس کی کمی نوجوانوں اور بوڑھوں دونوں میں ہو سکتی ہے۔ زیادہ تر یہ بیماری مردوں کو ہوتی ہے ذیابیطس کی وجہ سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے موت واقع ہو سکتی ہے کئی دفعہ اس بیماری کی تشخیص بھی نہیں ہوتی اور مریض اس بیماری کی پیچیدگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کا علاج ایسا ہے کہ یہ بیماری مکمل طور پر ختم نہیں ہو سکتی بس اس پر کنٹرول ہی رکھا جا سکتا ہے جس میں بہت سی احتیاطیں شامل ہیں اس کا علاج خوراک گولیاں اور ٹیکوں سے ہوتا ہے۔

اس بیماری کے آثار میں پیاس کا زیادہ لگنا بھوک کا زیادہ لگنا پیشاب زیادہ آنا شامل ہے مریض اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہے اور یہ کمزوری روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر کوئی زخم لگ جائے تو وہ دیر سے بھرتا ہے۔ یہ بیماری موروثی ہے اور ایک خاندان کے مختلف افراد کو ہو سکتی ہے۔ اس کی تشخیص بھی آسان ہے۔ بازار سے خاص قسم کی سٹیکس ملتی ہیں جن سے اگر خون یا پیشاب ٹسٹ کیا جائے تو بیماری کا پتہ لگ سکتا ہے عام سرکاری ہسپتالوں میں اس کا خاص شعبہ ہوتا ہے جہاں اس مرض کے بارے میں مکمل معلومات مل سکتی ہیں ذیابیطس کا علاج کافی مہنگا ہے۔ اس لئے ہر وہ احتیاط جو ممکن ہو کرنی چاہئے تاکہ اس بیماری سے بچاؤ ہو سکے۔

اس بیماری کی مختلف پیچیدگیاں ہیں جو اپنے اثرات دل، گردہ، جلد، زخم کا نہ بھرنا دماغ اور آنکھ پر ڈالتی ہیں۔ آنکھوں کے اثرات میں سفید موتیا (cataract) کالا موتیا (Glaucoma) نظر کا کمزور ہونا۔ آنکھ کے پردے پر اثرات (Diabetic Retinopathy) اعصاب پر اثر کرنا (Diabetic Neuropathy) وغیرہ شامل ہیں۔ ذیابیطس کے اثرات کی وجہ سے آنکھ کی بینائی ضائع ہو سکتی ہے اور ایک شخص ہمیشہ کے لئے معذور ہو سکتا ہے۔

اگر ذیابیطس کو صحیح طرح کنٹرول نہ کیا جائے تو اچانک سفید موتیا ہو سکتا ہے اور دونوں آنکھوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جس کا علاج آپریشن ہی سے ممکن ہے۔

کالا موتیا اگر ہو جائے تو دوائیوں سے مشکل سے کنٹرول ہوتا ہے اور آپریشن سے بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

اگر آنکھ کے پردے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو شروع کے مراحل میں اگر شعاعوں وغیرہ سے علاج ہو جائے تو نظر بچائی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے آپریشن بھی کیا جا سکتا ہے مگر آپریشن کی پیچیدگیاں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں۔

آنکھ کے عضلات کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ کی حرکت خراب ہو سکتی ہے انسان کو دو دو چیزیں نظر آتی ہیں ایک کی بجائے۔

ذیابیطس کی وجہ سے گردے کام کرنا چھوڑ سکتے ہیں۔ جلد پر مختلف جگہوں پر زخم ہو جاتے ہیں دل کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے بہت ہی اموات واقع ہوتی ہیں اور اموات کی وجہ سے یہ بیماری تیسرے نمبر پر ہے جب بھی یہ بیماری

باقی صفحہ ۶ پر

امۃ العزیز ادریس

جانوروں سے پیار

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے کے مضامین نہایت سادگی سے۔ بغیر لفاظی کے تصنع کے لکھے ہوتے ہیں دل پر ایک گہرا نقش چھوڑ جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی الدار کی ہلکی سی جھلک سے دل کو روشن کر دیتے ہیں۔ جب بھی ان کی تحریر الفضل میں چھپتی ہے تو ان کے والد بزرگوار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

۲۸ فروری کے الفضل میں .. مضمون "جانوروں سے پیار" کے عنوان سے چھپا ہے اس میں مینا بے چاری کے جل مرنے کے قصے نے بہت مغموم کیا۔ اس سلسلے میں ایک بہت پرانا واقعہ بھی یاد آیا کہ واقعی جانوروں کو بھی اللہ نے جذبہ پیار و وفا بخشا ہے۔ کیوں نہ ہو یہ بھی ہمارے اسی پیارے خدا کی مخلوق ہیں۔

بہت سال پہلے کی بات ہے بلکہ سمجھیں مدتیں ہی بیت گئیں ہم ان دنوں بورنیو میں تھے جہاں میرے خاوند مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ تھے۔ کہ ہمارے گھر بلی کا ایک پیارا سا بچہ کہیں سے آ گیا۔ اور اس کا پیار میری سب سے چھوٹی بیٹی سے جو اس وقت چار ساڑھے چار سال کی ہو گی۔ بہت زیادہ ہو گیا۔ وہ ہر وقت اسی کے ارد گرد رہتا۔ حالانکہ گھر میں اور بچے بھی تھے۔ جو اس سے ایک ایک سال کے ہی فرق سے تھے۔ اگر اس بلی کے بچے کو اپنی مالکن 'جسے اس نے از خود ہی مالکن منتخب کر لیا تھا' کہیں دکھائی نہ دیتی تو وہ زور زور سے آوازیں دیتا سارے گھر میں اسے ڈھونڈھتا پھرتا۔ جب نظر آ جاتی تو مطمئن ہو کر اس کے پاؤں میں بیٹھ جاتا۔ حیرت کی یہ بات تھی کہ اگر بچی کسی بات پر ناراض ہو کر رونے لگتی تو اس کی بلی بھی ساتھ ہی ادھر ادھر بے چینی سے چکر لگاتی رہتی۔ اور جب تک بچی چپ نہ ہو جاتی بلی بھی میاؤں میاؤں کر کے آسمان سر پر اٹھائے رکھتی۔ اور صاف لگتا کہ وہ اس بات سے بہت ناراض ہے کہ اس کی مالکن کو کیوں رلایا گیا ہے۔ بچی کی عادت تھی کہ اگر ایک بار رونا شروع کر دیتی تو اسے بہت طول دیتی اور اگر رونا ختم بھی ہو گیا ہو تو پھر بھی چپ نہ کرتی بلکہ "اوں آں۔ اوں آں" کم و بیش گھنٹہ بھر کرتی رہتی۔ اور ساتھ ہی اس کی بلی بھی۔ اسی لئے میں باقی بہنوں سے کہتی کہ اسے نہ رلایا کرو۔ ورنہ یہ اور اس کی بلی دونوں مل کر میرا دماغ خالی کر دیتی ہیں۔

جب بورنیو سے پاکستان کو روانگی ہونے تو بچی ضد کر کے بیٹھ گئی کہ بلی ساتھ جائے گی۔ اسے بہت سمجھایا کہ اس کا کرایہ تو تم سے بھی زیادہ لگے گا۔ بہرحال جس دن روانگی تھی بچی کی بے چینی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ اور بلی بے چاری کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اس پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے وہ ویسے ہی خوش خوش اس کے ساتھ ساتھ رہی۔ جبکہ بچی آنسو بھری آنکھوں سے اسے الوداعی پیار کر کے بڑی بے چینی سے رخصت ہوئی۔ اور گیٹ تک مڑ مڑ کر بلی کو دیکھتی رہی۔ جو نہایت صبر و سکون سے اندر کی طرف بیٹھ تھی کہ میری مالکن کہیں باہر جا رہی ہے ابھی آ جائے گی۔

بے چاری بچی پر ایک ظلم اور ہوا کہ اپنی گڑیا جسے وہ ہر وقت سمندری سفر میں اپنے ساتھ رکھتی تھی اسے اس نے اپنے کیبن میں اپنے بستر پر سلایا ہوا تھا جب جہاز کراچی کی بندرگاہ پر پہنچا تو جہاز سے اترتے وقت جلدی جلدی میں اسے گڑیا کو اٹھانا یاد ہی نہ رہا۔ جب بندرگاہ سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ گئے تب اسے یاد آیا پھر بے چاری نے گڑیا کے لئے بہت ضد کی۔ کہ وہ ادھر سوئی پڑی رہ گئی ہے لیکن اس وقت واپس جانا ممکن نہیں تھا۔ اس طرح بے چاری جب پاکستان کی سرزمین پر پہلی بار داخل ہوئی تو اپنے دکھے دل کو لے کر داخل ہوئی۔

بہرحال بات یہی ہے کہ بعض اوقات جانور بہت زیادہ پیار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پتہ نہیں ان کے چھوٹے سے دماغ میں انسان کا انس کس طرح پیدا ہو جاتا ہے۔ حق یہی ہے کہ تمام برکات اللہ کے لئے ہیں جس نے ہر چیز کو بہترین رنگ میں تخلیق کیا ہے۔

○ ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "تجلیات الٰہیہ" مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

○ ماہ مئی اور جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "تذکرۃ الشہادتین" مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

ناصر احمد خالد

ایک مکتوب

جناب محترم مولانا نسیم سیفی صاحب (سلام)
"اخبار الفضل" کے ذریعہ پہلے آپ کی علالت اور آج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہونے کی اطلاع ملی۔ عید الفطر کے اگلے روز میں خاص طور پر آپ سے ملاقات کے لئے لاہور سے ربوہ گیا تھا۔ اس دن بھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اور بہت تھکے تھکے اور نڈھال نظر آ رہے تھے۔ اس کے باوجود آپ میرے پاس ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھے رہے۔ دراصل جب بھی میں آپ سے ملاقات کے لئے ربوہ حاضر ہوتا ہوں۔ تو وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد اور کامل صحت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

آپ نے میرا ایک خط "تاریخی ہتھکڑی" کے عنوان سے اخبار الفضل مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں شائع کر دیا ہے۔ جس کے آخر میں فیض احمد فیض کی مشہور نظم "آج بازار میں پابجولاں چلو" درج ہے۔ آج میں آپ کو اور الفضل کے قارئین کو اس نظم کے پس منظر سے آگاہ کرتا ہوں۔ فیض صاحب منٹگمری (حال ساہیوال) جیل میں قید تھے۔ کہ ان کے دانتوں میں تکلیف ہو گئی۔ چنانچہ انہیں علاج کے لئے لاہور لایا گیا۔ اور لاہور جیل میں رکھا گیا۔ اگلے دن ہتھکڑی لگا کر پولیس والے انہیں تانگہ میں ڈینٹل ہسپتال (نزد شاہی مسجد) لے جا رہے تھے۔ جب تانگہ بھاٹی گیٹ چوک پہنچا۔ تو فیض صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ مجھے بھاٹی گیٹ کے اندر سے لے چلو تا کہ ایک عرصہ کے بعد لاہور کا پرانا شہر بھی دیکھ لوں۔ جب تانگہ بھاٹی گیٹ کے راستہ ہسپتال کی طرف جا رہا تھا۔ تو شہر کے لوگوں نے فیض صاحب کو ہتھکڑی میں دیکھا۔ تو انہوں نے بھی "فیض صاحب فیض صاحب" کہتے ہوئے تانگہ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اچھا خاصا جلوس بن گیا۔ جس پر ان کے محافظ پولیس والے گھبرا گئے۔

فیض صاحب انہیں بڑے سکون سے مسکراتے ہوئے کہا۔ "گھبراؤ نہیں۔ ہم بھاگنے واگنے والے نہیں ہیں۔ اور شہر کے یہ سب لوگ ہمارے دوست ہیں" اس پر پولیس والوں کی جان میں جان آئی۔ یہ ۱۱۔ فروری ۱۹۵۹ء کا واقعہ ہے۔ ہسپتال سے واپس آ کر انہوں نے لاہور جیل میں یہ یادگار نظم لکھی۔ جو مجھے آپ کو ہتھکڑی میں دیکھ کر بے اختیار یاد آ گئی۔

لنڈن میں ایک دفعہ افتخار عارف نے بی۔ بی۔ سی کے لئے فیض صاحب کا انٹرویو لیا تھا۔ اور اس انٹرویو کی وڈیو میں نے ان کی وفات کے بعد ان کے گھر میں دیکھی۔ جس میں انہوں نے مندرجہ بالا بات بتائی۔ امید ہے کہ الفضل کے قارئین اس نظم کے پس منظر کو دلچسپی سے پڑھیں گے۔

★ ☆ ★ ☆ ★

تحریک وقف نو کی برکات

مکرم شکیل احمد صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:-

"خاکسار کا بھتیجا ریاض احمد ولد ذوالفقار احمد کھیل رہا تھا کہ اس کا ہاتھ چارا کاٹنے والے ٹوکے میں آ گیا اور ہاتھ کی شریانیں کٹ گئیں۔ اور بہت خون بہا سارے گھر والے بہت پریشان ہو گئے کیونکہ ٹوکے سے کٹ جانے والا ہاتھ عموماً بیکار ہو جایا کرتا ہے۔

بچہ کو ہم ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو وہ بھی بہت پریشان ہوا اور کہا کہ اب اس کا ہاتھ تو بے کار ہو جائے گا اور انگلیاں حرکت نہیں کریں گی۔ بہرصورت اس نے بہت احتیاط سے ٹانکے لگا دیئے۔ جب میں بچے کو واپس گھر لیکر آیا تو میری امی باہر دروازے پر بیٹھ کر آنسو بہا رہی تھیں اور بہت پریشان تھیں۔ امی نے کہا شکیل! بچے کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا امی یہ بچہ وقف نو میں شامل ہے خدا فضل فرمائے گا اور انشاءاللہ تو یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم لوگ دعائیں بھی کرتے رہے اور علاج بھی اب بچے کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہے اور اس کی انگلیاں بالکل ٹھیک پہلے کی طرح حرکت کرتی ہیں۔ یہ صرف اور صرف خدا کا فضل تھا اس وجہ سے کہ یہ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے"

(از وکالت وقف نو)

★ ☆ ★ ☆ ★

○ ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

یادرفتگان

مکرم مستری مرزا بشیر احمد

رفیق احمد

خاکسار ایک عرصہ سے ایک گاؤں میں قیام پذیر ہے۔ اور خاکسار کو مستری مرزا بشیر احمد کی ہمسائیگی کا شرف حاصل رہا ہے۔ لیکن قضائے الٰہی سے مورخہ ۷ فروری ۱۹۹۴ء کو وہ داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے اور اپنے دوستوں ہمسایوں اور رشتہ داروں کے دلوں میں غم کی ایک دائمی کسک چھوڑ گئے۔ ان کا کردار اور اخلاق ایک ایسی چیز تھا جسے کوئی بھی بھلائے ہرگز بھلا نہیں سکتا۔ وہ ۱۹۲۸ء کے اوائل میں مرزا جلال الدین صاحب کے گھر میں بہ مقام بھینیا ں پیدا ہوئے تھے۔ جو کہ قادیان سے بالکل قریب ایک گاؤں تھا۔

ان کا گھرانہ ایک غریب احمدی گھر تھا۔ انہیں ہوش سنبھالتے ہی سب سے پہلا احساس اپنی اقتصادی زبوں حالی ہی کا تھا۔ ان کے والدین اگرچہ احمدی تو ہو چکے تھے لیکن انہیں ابھی تک بچوں کی باقاعدہ تربیت اور بالخصوص تعلیم دلوانے کی طرف کوئی خاص توجہ نہ تھی۔ مرزا بشیر احمد صاحب نے آٹھ نو سال کی عمر میں خود ہی کوشش کرکے اپنے شوق سے نماز اور کچھ مسائل وغیرہ سیکھ لئے اور پھر چھوٹی عمر میں ہی اپنے والدین کی امداد کے لئے میک لائٹ کے کارخانہ میں کام شروع کر دیا انہوں نے اپنی محنت اور اخلاق سے جلد ہی کارخانہ کے مالکوں اور مزدوروں کے دلوں میں گھر کر لیا وہ ہر قسم کے خراد اور مشین پر بہت اعلیٰ درجہ کا کام کرنے لگے۔ وہ اس قدر سخت جان ہو گئے کہ بعض اوقات مسلسل اوور ٹائم کرتے اور دو دو راتیں نیند نہ کرکے بھی نہ تھکتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ وقت ہوتے ہی نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اپنے خدا کے حضور میں دعائیں کرنے لگتے ان کی یہ محنت شاقہ اور دعائیں رنگ لائیں اور چند سالوں میں ان کے گھر کی کایا پلٹ گئی۔ وہ اکثر ایک گریجوایٹ سے بھی زیادہ کما لیتے تھے۔ علاوہ ازیں ان کی عادت تھی کہ وہ کسی بھی شخص کا کوئی بھی کام اگر ان کے بس میں ہوتو کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ایسے کاموں کا وہ کوئی معاوضہ نہیں لیا کرتے تھے۔ کسی بوڑھی تنہا عورت کا سودا سلف لا دینا کسی کی وفات پر قبر کھود دینا کسی لاچار مریض کی دوائی لا دینا۔ غرض گاؤں بھر میں کسی کو بھی ایسا کام پڑ جاتا تو مرزا بشیر احمد ہی کا نام اس کی زبان پر آتا تھا۔

والدین نے جلد ہی ان کی شادی کر دی اور قدرت خداوندی نے ان کو ایک ایسی شریک حیات دے دی جو ظاہری حسن کے علاوہ اخلاق فاضلہ کے حقیقی حسن سے بھی متصف تھی اب وہ دونوں ہر جمعہ قادیان جا کر ادا کرتے اور حضرت امام جماعت ثانی کے خطبات سن کر ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اور یوں زندگی کی گاڑی ایک تسلسل کے ساتھ رواں دواں رہنے لگی۔ لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور امتحان مقصود تھے۔ تقسیم ملک کے وقت ان کے گاؤں پر حملہ ہوا۔ انہوں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنا گھر نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ انہوں نے بندوق اٹھالی اور کوٹھے پر چلے گئے وہ باوجود ایک منحنی سا جسم رکھنے کے نہایت بہادری کے ساتھ لڑتے رہے اور باوجود فوجی نہ ہونے کے کچھ اس انداز سے فائر کرتے رہے کہ دشمنوں نے یہی سمجھا کہ یہاں بہت سے آدمی ہیں۔ اس دوران ان کے گھر والے ان کے ایما کے مطابق ایک خفیہ راستے سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ امن ہوتے ہی سب واپس آ جائیں گے۔ لیکن جلد ہی ان کو یہ خیال بدلنا پڑا۔ اگلی رات جب ۵۰ کے قریب غیر از جماعت عورتیں ان کے گھر کے ساتھ جمع ہو گئیں اور بتایا کہ ان کے مرد بوجہ خوف ان کو بے یارو مددگار چھوڑ کر جا چکے ہیں تو وہ بہت متعجب ہوئے۔ ادھر حملہ آوروں کا ساتھ دینے کے لئے اچانک ملٹری آگئی تو انہیں اپنا ارادہ بدلنا پڑا۔ نیز انہوں نے ان تمام عورتوں کو مشورہ دیا کہ وہ قادیان جا کر احمدیہ لنگر خانہ میں ٹھہریں اور ایک ایک کر کے کسی نہ کسی طرح ان عورتوں کو گاؤں سے باہر نکلنے میں مدد دیتے رہے۔ ان مستورات کے اخراج میں کافی وقت لگا اور جب قادیان سے آخری قافلہ بھی جا چکا تو مرزا صاحب کو پیدل سفر کرکے لاہور آنا پڑا۔

وہ نہایت بے سروسامانی اور کس مپری کی حالت میں لاہور پہنچ گئے تو وہاں ان کے ماں باپ اور ان کی بیوی انہیں نہ ملی۔ جس کی وجہ سے پریشانی میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے ان کی تلاش شروع کر دی اور آخر اللہ تعالیٰ ان سب کو سیالکوٹ میں جمع کر دیا۔ اس دوران ان کے والد صاحب کو رستہ میں ظلم و ستم دیکھ کر "چپ" کی بیماری لگ گئی۔ وہ ہمیشہ چپ رہتے اور کوئی بات نہ کرتے۔ مرزا صاحب نے یہ سب تکلیفیں برداشت کیں اور ہمت نہ ہاری۔ ان کا علاج کراتے رہے اور آخر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دو تین سال تک کی تگ و دو کے بعد وہ صحت یاب ہو گئے۔

بعض وجوہات سے سیالکوٹ میں ان کا کاروبار نہ چل سکا۔ انہوں نے کوئی متروکہ جائیداد الاٹ نہ کرائی نہ ہی کسی سے کوئی سامان لینا پسند کیا۔ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا ہی پسند کرتے تھے۔ ان حالات میں انہوں نے ایک سروے کیا۔ اور معلوم کیا کہ ان کا کاروبار ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں "نزوالا" میں چلنے کا زیادہ امکان ہے۔ چنانچہ وہ نقل مکانی کرکے اپنے اہل و عیال اور والدین سمیت یہاں تشریف لے آئے۔

یہاں ان کی محنت' اخلاق اور دعائیں ایک بار پھر بار آور ہوئیں۔ یہاں انہوں نے دو دکانیں اور دو مکان بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن ان کے دل کا شوق کچھ اور تھا وہ یہاں اپنے رہائش والے گاؤں میں ایک "بیت" کی تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کامیابی نہ ہو رہی تھی۔ آخر انہوں نے ایک عظیم منصوبہ بنایا۔ انہوں نے اپنے گھر کا صحن ایک دیوار کر کے الگ کر دیا۔ انہوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ اس گاؤں میں ایک احمدیہ بیت بہرحال بنے گی۔ پہلے یہاں انہوں نے مٹی ڈالنا شروع کی وہ روزانہ بلاناغہ کچھ وقت یہاں صرف کرتے آخر ایک بہت بڑا تھڑا بن گیا۔ اگر کسی دوست نے خود کوئی امداد پیش کی تو لے لی ورنہ وہ کسی سے سوال نہ کرتے تھے۔ پہلے اسی تھڑے پر عبادت ہونے لگی پھر چار دیواری بنی جو کہ انہوں نے خود ہی بنائی۔ پھر دروازے لگائے گئے یہ سب کام وہ خود اپنے ہاتھوں سے کرتے چلے گئے۔ جب کبھی کچھ رقم پس انداز ہوتی وہ ایک رات یا ایک جمعہ کا دن اسی بیت کی تعمیر پر خرچ کرتے۔ یوں ماہ بہ ماہ سال بہ سال بیت ترقی کرتی رہی۔ اور آج ایک مکمل پختہ بیت ان کی یاد دلاتی ہے۔

زمانے کے ساتھ ساتھ حالات بدلتے رہے۔ ان کے والدین یکے بعد دیگرے وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ اس کے بعد ان کو اپنی حد درجہ نیک اور خدمت گذار بیوی کی وفات کا صدمہ بھی اٹھانا پڑا۔

مالی حالت درست ہوئی تو ان کو اپنے بچپن کا دکھ یاد آیا۔ ان پڑھ رہ جانے کا دکھ۔ انہوں نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ پڑھنے پر توجہ دی اور کامیاب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اردو کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھنی شروع کر دیں۔ اور جب اردو پڑھنے لگے تو الفضل اور انصار اللہ کے خریدار بن گئے۔ اور مطالعہ کو کافی وسیع کر لیا۔ پھر وہ بطور زعیم انصار اللہ جماعت کی خدمت کرنے لگے۔ جو تازیست جاری رہی۔ وہ ہر سال باقاعدہ بذریعہ بائی سائیکل جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ تشریف لے جاتے اور باقاعدگی سے جلسہ سنتے۔ اس سے بھی ان کی علمی قابلیت میں کافی اضافہ ہوا۔

۱۹۷۴ء میں ملکی حالات خراب ہوئے تو یہاں احمدیوں کے لئے ایک الگ قبرستان کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں بے مثال کوشش کی۔ درخواستیں' حکام سے رابطہ ہر قسم کی بھاگ دوڑ کی اور آخر کار کچھ زمین برائے قبرستان احمدیہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ زمین کلر والی۔ بنجر اور بے آب و گیاہ تھی۔ انہوں نے "بیت" کی طرح اسے بھی آباد کرنے کا تہیہ کر لیا۔ وہ ہر روز صبح کی عبادت کے بعد بلاناغہ قبرستان جاتے۔ اور قریب کے ایک نالہ سے بالٹیوں سے پانی لالا کر اس زمین کو سیراب کرتے۔ اکثر وہ اپنی جیب سے درخت خرید کر لاتے اور یہاں بوتے۔ اگر وہ نہ بڑھتا تو اگلے سال نیا لگا دیتے اور رحمت خداوندی سے ہرگز ناامید نہ ہوتے۔ انہوں نے عزم صمیم کیا ہوا تھا کہ اس جگہ کو سرسبز کر کے ہی دم لینا ہے آخر ایسا ہی ہوا۔ اٹھارہ سال کی جدوجہد رنگ لائی۔ خدا نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور اب یہ ٹکڑا زمین کا ایک شاداب جنگل کی طرح نظر آتا ہے۔

ان کا خیال تھا کہ اب وہ اسی زمین سے آمدنی پیدا کر کے اسی زمین پر خرچ کر کے اس جگہ کو اور بھی عمدہ اور خوبصورت بنائیں گے۔ یہاں چار دیواری۔ دروازہ۔ ایک چھوٹا سا ٹیوب ویل لگایا جائیگا نیز ایک جنازہ گاہ بھی تعمیر کی جائے گی۔ فی الحال ایک ہینڈ پمپ بھی یہاں لگا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے پھول بوٹے لگانے میں آسانی ہوئی ہے۔

اسی دوران وہ اپنے تمام دیگر فرائض

باقی صفحہ ۷ پر

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

گھروں میں پھل دار پودے لگانا

گھروں میں پھلدار پودے لگانے سے نہ صرف گھر میں خوب صورتی کا موجب ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تازہ پھل کی ضرورت کو بھی کسی حد تک پورا کرتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں اور ایک دفعہ کی معمولی کوشش سے جو مستقل فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس زمین اور پانی دونوں وسائل موجود ہوتے ہیں۔ جن سے آسانی سے فائدہ اٹھا کر یہ اضافی فائدہ حاصل کیا سکتا ہے اور پھر جو لوگ اس طرف توجہ بھی کرتے ہیں اور خواہش بھی رکھتے ہیں کہ پھلدار پودے لگائیں تو وہ اس سلسلے میں صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر ناکامیاب ہوتے ہیں اور پھر بجائے اس کے اس ناکامی کی وجوہات معلوم کریں اس مفید کام سے مایوس ہی ہو جاتے ہیں حالانکہ جب پودوں کو لگانے کی ٹیکنیک، پودوں کی ضروریات' اور بروقت تمام عمل نہ کئے جائیں تو پھر ناکامی کا رونا رونا بلاوجہ ہوتا ہے۔ عموماً لوگوں کو درخت کی صحت' پیداوار' سست روی یا جلد مرجانے کی شکایت ہوتی ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ جب پودوں کی ضروریات کو پورا نہ کیا جائے تو ایسا ہونا قدرتی عمل ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ باغات میں تو پھلدار پودے ٹھیک ٹھاک پھولتے پھلتے ہیں جبکہ گھروں میں اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گھروں میں پودوں کی کاشت کے متعلق طریق کار اور نگہداشت اور ان کی خوراکی اور آبی ضروریات کا علم بہت کم لوگوں کو ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایک دفعہ نرسری سے پودا لاکر زمین میں لگا دینا کافی ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اس مضمون میں ایسے احباب کی رہنمائی کے لئے چند باتیں دی جاتی ہیں جن پر عمل کر کے وہ بہتر نتائج کی امید کرسکتے ہیں۔

پھل کا انتخاب پھلدار پودے لگانے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آپ کے علاقے کی آب و ہوا میں کون کون سے پودے صحیح طور پر پنپ سکتے ہیں۔ آپ علاقہ میں اپنے اردگرد دیکھ کر معلوم کرسکتے ہیں کہ آپ کے علاقہ میں کن پھلوں کے باغات کا رواج ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ علاقہ اس قسم کے پھل کے لئے موزوں ہے۔ مثلاً پنجاب کے شمالی علاقوں میں کنو بڑی کامیابی سے کاشت کیا جا رہا ہے جبکہ ملتان کے اردگرد کا علاقہ آموں کی کاشت کے لئے مشہور ہے اسی طرح سندھ میں آم اور کیلا کامیاب ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بعض ایسے پھل ہیں جو عمومی طور پر ہر جگہ کامیاب ہو سکتے ہیں جن میں امرود' انار' پپیتا وغیرہ شامل ہیں۔ بیر بھی کافی سخت جان پودا ہے اور ہر جگہ آسانی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے وسطی اور بالائی خطوں میں آڑو اور جاپانی پھل بھی لگایا جاسکتا ہے۔ آڑو کی بعض ایسی اقسام اب میسر ہیں جو کہ فیصل آباد اور اس سے بالائی علاقوں میں خوب پھل دے رہی ہیں۔ آپ نرسریوں سے بھی رابطہ کر کے معلوم کرسکتے ہیں اور اس کے علاوہ علاقہ کا زراعتی دفتر بھی آپ کی مدد کر سکتا ہے۔

پھل دار پودا لگانے کے لئے سب سے پہلے ایک میٹر قطر اور اتنی ہی گہرائی کا گڑھا کھودیں۔ اس گڑھے کو ایک تہائی اوپر والی مٹی' ایک تہائی بھل اور اتنی ہی گلی سڑی گوبر کی کھاد کو باہم اچھی طرح ملا کر بھر دیں۔ اس جگہ کو اچھی طرح پانی لگائیں تا کہ گڑھے کی مٹی اچھی طرح بیٹھ جائے ایسا عمل خصوصاً بہت ہلکی ریتلی زمینوں یا بھاری زمینوں میں بہت مفید رہتا ہے۔ ویسے بھی نامیاتی مادے ملانے سے زمین کی زرخیزی بڑھ جاتی ہے۔ جس کی چھوٹے پودے کو اشد ضرورت ہوتی ہے۔

نرسری سے پودے کا انتخاب اور لگانے کا وقت ترشاوہ پھل' امرود اور پپیتا موسم بہار یا پھر ستمبر اکتوبر میں لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ انار آڑو اور جاپانی پھل سردی کے آخری دنوں میں لگائے جاتے ہیں۔ ہر حال میں ایک صحت مند پودے کا انتخاب کرنا چاہئے۔ جس کا تنا سیدھا اور زخموں سے صاف ہو۔ پودا ہر قسم کی بیماری اور کیڑے کے حملے سے محفوظ ہو جڑیں مناسب تعداد میں ساتھ ہوں۔ پودا کسی اچھی شہرت کی نرسری سے خریدا جائے۔ اب پہلے سے تیار شدہ گڑھے میں جس کو اوپر دئے گئے طریقے سے تیار کیا گیا ہو ایک چھوٹا گڑھا کھودا جائے جس میں پودے کی جڑیں صحیح طور پر دبائی جاسکیں۔ گڑھے کو نیچے سے ذرا سخت کر لیں تاکہ پودا لگانے کے بعد اور پانی دینے پر کچھ زیادہ نیچے نہ بیٹھ جائے۔ پودے کو اطراف سے اچھی طرح دبا دیا جائے۔ تاکہ اپنی جگہ پر قائم رہے پیوند شدہ جگہ ہر حال میں زمین سے پندرہ بیس سنٹی میٹر اونچی رہے۔ اب پودا لگا چکنے کے بعد اس کے اردگرد ایک دائرہ بنائیں جو کہ ایک میٹر قطر کا ہو اور جس کے کنارے ۱۰ سے ۱۵ سنٹی میٹر اونچے ہوں تاکہ پانی اس سے باہر نہ جاسکے۔

ترشاوہ پھلوں اور امرود وغیرہ کے نئے لگائے گئے پودوں کو گرمیوں کے موسم میں ہفتے میں دو تین مرتبہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر دفعہ دائرہ بھر کے پانی دیا جائے۔ دوسرے ماہ ہفتے میں دو مرتبہ اور تیسرے مہینے ہفتہ میں ایک مرتبہ اچھی طرح پانی دینا ضروری ہے۔ پانی آہستہ آہستہ دینا چاہیئے اس طرح نہ تو جڑیں ننگی ہوتی ہیں اور پانی بھی مقابلتاً" زیادہ مقدار میں دیا جاسکتا ہے۔

کھاد نئے پودے جب تک پوری طرح کامیاب نہ ہو جائیں جو کہ ان کی نئی شاخیں نکلنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کھاد نہیں ڈالنی چاہئے۔ اگر پودا لگانے کے وقت صحیح مقدار میں نامیاتی مواد ڈالا گیا ہو تو پھر کم از کم ایک سال تک کھاد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مگر نائٹروجنی کھاد ایک' دو چمچے فی پودہ (۱۰ گرام) سال میں چار پانچ مرتبہ پانی کے ساتھ ڈال دیں تو اچھا اثر ہوتا ہے دوسرے سال بھی اسی طرح پانی والے دائرہ کے اندر جو کہ پودے کے پھیلاؤ سے دگنا ہو یہی کھاد ڈالنی چاہئے۔ اس کی مقدار تقریباً ۱۵ گرام فی پودہ ہر ماہ مارچ سے ستمبر تک ڈالنی چاہئے۔

☆☆☆☆☆

طب و صحت۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

اسہال و پیچش

آج کل موسم گرم کی آمد آمد ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی۔ مکھیوں کی بہتات۔ ماحول کی آلودگی۔ گندہ پانی۔ گلے سڑے پھل۔ خراب آئس کریم۔ کچی برف کے مشروبات بڑوں اور بچوں میں اسہال اور پیچش کا باعث ہیں۔ خصوصاً بچے بہت زیادہ تعداد میں اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس مرض سے بچنے کے لئے اپنے گھر اور آس پاس کے ماحول کی ہر ممکن حد تک صفائی مکھیوں کا خاتمہ۔ گندے پانی کا مکمل نکاس اور صاف ستھرا پانی۔ بازار سے خراب آئس کریم۔ گندی برف۔ گندے پھل اور دیگر مضر صحت اشیاء سے مکمل اجتناب بہت ضروری ہے۔ اگر بچوں کو پتلے پاخانے آنے لگیں اور فوری طور پر ان کی پانی کی کمی کو پورا نہ کیا جائے۔ تو اکثر بچے جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسی صورت حال میں بچوں کو فوری طور پر گھر میں سونف۔ الائچی کا پانی۔ پودینہ کا پانی یا صاف سادہ پانی ہر پاخانے کے بعد ایک یا دو کپ پلا دینے چاہئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی پتلی کھچڑی۔ دلیہ۔ کسٹرڈ۔ ابلا ہوا آلو اور اگر ممکن ہو تو کیلا بطور خوراک شروع کر دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ دودھ اور کم مقدار میں دہی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پرانے وقتوں کا یہ نظریہ کہ اسہال اور پیچش کی صورت میں غذا بند کر دینی چاہئے۔ بالکل غلط ثابت ہو گیا ہے۔ سائنسی تحقیق نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ نرم زود ہضم غذا چار یا پانچ گنا زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔ جس سے پاخانہ سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس بیماری میں بچے میں پانی اور نمکیات کی کمی بھی ہو جاتی ہے اس لئے او۔ آر۔ ایس (O.R.S) کا محلول گھر میں بنا کر یا بازار سے منگوا کر بچے کو گاہے بگاہے پلاتے رہنا چاہئے۔ اس بیماری میں ادویات کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر اس بیماری میں بچوں کو مشروبات کی بوتلیں اور جوس بالکل نہیں دینے چاہئیں۔ بچوں کو الٹیاں آنے کی صورت میں بھی او۔ آر۔ ایس کا محلول ضرور دینا چاہئے۔ اگر بچے کی حالت زیادہ خراب ہو تو اپنے معالج سے فوری مشورہ کریں۔

بقیہ صفحہ ۳

تشخیص سے پتہ لگ جائے تو ہر قسم کی احتیاط کرنی چاہئے۔ غذا کے لحاظ سے' دوائیوں کے لحاظ سے اور آنکھوں کا معائنہ ضرور کروانا چاہئے۔ جس میں آنکھ کے مختلف ٹیسٹ شامل ہوتے ہیں جس میں پتلی پھیلا کر آنکھ کا معائنہ ہوتا ہے۔

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے ہر تدبیر کرنی چاہئے کیونکہ یہ بیماری بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔ اور ہر ممکن علاج اور تدبیر کرنی چاہئے تاکہ اس مرض سے بچاؤ ہو سکے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب انچارج مربی سلسلہ احمدیہ ضلع راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ ۴ فروری ۹۴ء سے دائیں طرف فالج سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ افاقہ ہو رہا ہے۔ زبان کی تکلیف سے کافی حد تک آرام ہے۔ ٹانگ میں بھی حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ بازو میں افاقہ کی رفتار نسبتاً کم ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب آف ملتان چھاؤنی حال کراچی ان دنوں بلڈ پریشر' شوگر اور دوسرے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے اور چلنا پھرنا مشکل ہے۔

○ مکرم نصر اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اقبال ناصر صاحب انسپکٹر مال حیدر آباد سندھ میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اگرچہ انکی صحت پہلے سے بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم شاہد محمود صاحب جنجوعہ ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور لاہور ٹانگ کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں اور یکم رمضان المبارک سے لیکر ابھی تک میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے کولہے سے لیکر گھٹنے تک ٹانگ کی تمام جلد اتار دی ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔

○ مکرم جلیل احمد شاہد صاحب اسلام آباد کا پچھلے دنوں آنکھ کا اپریشن جنرل نسیم صاحب نے کیا ہے۔

○ مکرم محمد رشید صاحب آف G-7 اسلام آباد کا پولی کلینک میں پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب صدر حلقہ عثمان والا۔ ربوہ مورخہ ۲۹۔ مارچ ۹۴ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری اکبر علی صاحب آف پھیروچیچی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد از نماز عصر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

آپ کے دو بیٹے مربی سلسلہ احمدیہ ہیں ان میں سے بڑے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دوسرے بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ حافظ آباد ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ مورخہ ۹۴۔۳۔۲۹ کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز جنازہ و تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

○ مکرم احمد دین بھٹی صاحب ابن عالم دین صاحب آف منڈی بہاوالدین ۹۴۔۳۔۲۴ بروز جمعرات دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ منڈی بہاوالدین میں پڑھایا گیا۔ آپ مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ۱۹۸۸ء میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہ چکے تھے۔ ایک ماہ جیل کی صعوبتیں بھی کاٹیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

○ مکرم عبد الحمید صاحب سول انجنیئر 388/B پیپلز کالونی فیصل آباد کے والد محترم قریشی بشیر احمد صاحب بٹالوی مورخہ ۱۸۔۳/۹۴ عمر ۸۸ سال وفات پا گئے ان کی تدفین مورخہ ۱۹۔۳/۹۴ کو فیصل آباد میں واقع احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم امیر ضلع مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

ضروری اعلان

○ میں خاکسار عبد الرزاق خان واقف زندگی حال دار النصر وسطی مکان نمبر ۳۳/۱۷ تعمیر مرکز ربوہ کے ابتدائی حالات اور ایمان افروز واقعات مختصر طور پر مرتب کر رہا ہوں۔

میرا گروپ نمبر ۴ تھا جو ابتدائی زمانہ میں ربوہ پہنچا اگر کوئی صاحب ان میں سے یہ اعلان پڑھیں یا ان کے عزیز واقرباء میں سے کوئی پڑھیں تو مجھے مذکورہ بالا پتہ پر اطلاع دیں۔ تا کہ ابتدائی آنے والے گروپ نمبر ۴ کے احوال اور فوٹو کتاب میں شائع کئے جا سکیں۔

تحریک وقف زندگی و

داخلہ جامعہ احمدیہ

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو (۱۰۰) ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سال میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں (-) ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہیں۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

۵۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو اللہ نے چاہا تو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔

۶۔ امراء و صدر صاحبان۔ مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ ائمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین 'ہونہار' دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے۔ مخلص طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

کھاتے لڑکوں کو پڑھانے کے واسطے روپیہ مل جاتا ہے اس لئے پادری کہلاتے ہیں۔ میں نے کہا ان کے مذہب سے کچھ سروکار نہیں؟ اس نے کہا ہر گز نہیں۔

ان کی بات سن کر مجھے حیرت ہوئی۔ ہماری پاک کتاب میں لکھا ہے کہ اگر متقی بن جائے (صاحب ایمان) ہو۔ فضول خرچ نہ کرے اور سنوار والے کام کرتا رہے تو اللہ وعدہ کرتا ہے اسے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام' طیب سے طیب رزق دے گا۔ پس اس (-) کی طرح فریب و دغا کی کیا ضرورت تھی۔ دنیا کے آرام کے لئے بھی سچا (صاحب ایمان) بن جانا کافی ہے۔

(از خطبہ ۲۲۔ اگست [illegible]ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۵

بھی کماحقہ ادا فرماتے تھے۔ دوکان' گھر' بیت الذکر' قبرستان' جماعتی فرائض' بچے بچیوں کی شادیاں' جلسہ سالانہ مقامی کے موقع پر دیگیں پکوانا وغیرہ۔ نماز میں غیر حاضری بہت شاذ ہوتی تھی۔

ان کو تقریباً تین ماہ قبل ہلکی سی کھانسی کی شکایت ہو گئی تھی۔ جس کا انہوں نے کچھ خیال نہ کیا۔ لیکن جب کھانسی نے طول پکڑا تو آخر علاج کی طرف رجوع کیا۔ لیکن کسی علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تین فروری ۱۹۹۴ء کو بتایا کہ اب قدرے افاقہ ہے۔ اور صبح قبرستان جائیں گے۔ لیکن صبح بتایا کہ کمزوری کا احساس بہت بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ خاکسار چند بچوں کو ہمراہ لیکر وقار عمل کے لئے روانہ ہو گیا۔ نماز جمعہ پر پھر قدرے کمزوری کی شکایت کی اور بیٹھ کر نماز ادا کی۔ بظاہر معمولی کھانسی کی تکلیف تھی جسے دیکھ کر موت کا تو خیال ہی نہیں آتا تھا۔ لیکن ۹۴۔۲۔۶ کو سانس میں تنگی کی شکایت بے حد بڑھ گئی۔ چنانچہ انہیں فیصل آباد لے جا کر ایک ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ رات گئے تک وہ بات چیت کرتے تھے۔ لیکن صبح پانچ بجے کے قریب اچانک ان کی حالت خراب ہو گئی اور ۹۴۔۲۔۷ کو صبح چھ بجے زندگی بھر کسی سے نہ ہارنے والا۔ موت سے ہار گیا۔ اور اپنے تیار کردہ قبرستان میں مدفون ہوئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو غریق رحمت فرمائے اور جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں

ربوہ : 4- اپریل- 1994ء
صبح سے ہلکی بارش ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھٹو جمہوریت پسندوں کے آئیڈیل ہیں۔ پیپلزپارٹی بھٹو اور دوسرے شہداء کی امانت ہے۔ آمریت نے جمہوریت کی اس آواز کو دبانے کی کوشش کی تھی جس نے عوام کو حقوق اور اپنی قسمت کا سودا دیا مگر ظالموں کو خبر نہ تھی کہ یہ کروڑوں لوگوں کی آواز بن جائے گی۔ غریب اب دکھ نہیں سہہ پائیں گے ہمارا دوبارہ برسراقتدار آنا اس امر کی نشان دہی ہے کہ عوامی حکومت کی جڑیں عوام میں ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۵ فیصد اضافے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے جس کا اطلاق یکم جون سے ہو گا۔ نئے سکیلوں پر عمل در آمد سے ۲۲ لاکھ سے زائد ملازموں کی تنخواہوں میں پانچ سو روپے سے ساڑھے سترہ سو روپے تک کا اضافہ ہو گا۔ وزیراعظم نے منظوری دے دی ہے۔ وفاقی کابینہ کی رسمی منظوری کے بعد بجٹ کے موقع پر اعلان کیا جائے گا۔

○ وفاقی سیکرٹری خزانہ نے کہا ہے کہ بیوریج انڈسٹری والے ہر بوتل پر صارفین سے ٹیکس وصول کرتے ہیں مگر اضافی پیداوار پر ٹیکس نہیں دینا چاہتے لیکن اب انہیں ٹیکس دینا ہو گا۔

○ لاہور سے راولپنڈی جانے والی ریل کار سوہاوہ کے قریب پٹڑی سے اتر گئی اور الٹ گئی۔ ۲۰ مسافر جاں بحق ہو گئے۔ اور بے شمار مسافر زخمی ہو گئے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت آج مرتضیٰ بھٹو کے حامیوں سے "خون کی ہولی" کھیلنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے کہا ہے کہ میری طرح وہ بھی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کی برسی کے موقعہ پر گڑھی خدا بخش نہ جائیں۔ گھروں پر ریڈ شروع ہیں اور گرفتاریوں کا منصوبہ تیار ہے۔

○ پاکستان کے اٹارنی جنرل جسٹس ریٹائرڈ فخر الدین جی ابراہیم نے اپنے منصب سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق یہ فیصلہ حکومت کے لئے ایک بڑا دھچکا ثابت ہو سکتا ہے۔ مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے سرحد اسمبلی میں حکومت کی طرف سے مسٹر شریف الدین پیرزادہ کو سرکاری وکیل مقرر کرنے پر احتجاجاً استعفیٰ دیا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اگر انہیں بھٹو کے مزار پر جانے سے روکا گیا تو خون خرابہ ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ پیرول پر رہائی کے متعلق انہیں کچھ نہیں بتایا گیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے ملک میں دہشت گردی کے ڈانڈے سیاسی سرگرمیوں سے ملتے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈیزل کے نرخ ۲۰ فیصد اور پٹرول کی قیمت میں ۱۰ فیصد بڑھنے کا امکان ہے اور گیس کے نرخوں میں ۱۵- فیصد تک اضافہ کی تجویز ہے۔

○ پنجاب کابینہ نے صوبے کی تمام سرکاری ہاؤسنگ سکیموں میں پلاٹوں کے خصوصی کوٹے بحال کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے شہدادکوٹ میں گیس کی فراہمی کی افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پسماندہ علاقوں کے لئے گیس سمیت تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جلد ہاریوں میں بھی زمینیں تقسیم کی جائیں گی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ اسی ماہ کے وسط میں اپنی مدت ملازمت پوری کرنے پر ریٹائر ہو جائیں گے۔

○ کوآپریٹو متاثرین ایکشن کمیٹی نے احتجاجی تحریک کا اعلان کر دیا ہے اور یہ تحریک رقوم کی وصولی تک جاری رہے گی۔

○ پنجاب حکومت نے صوبے کے ڈی آئی جی اور ایس۔ ایس۔ پی کے عہدے کے پولیس افسروں کے وسیع پیمانے پر تقرر و تبادلے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں سازشیں کرنے کے لئے گورنر بن کر نہیں آیا نہ میں سازشوں پر یقین رکھتا ہوں۔ پنجاب کی روایات مسخ کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ کے ارکان اپنے قائدین کی پالیسی سے بد دل ہیں۔ وٹو اچھی طرح حکومت چلا رہے ہیں۔ امن و امان کے لئے مجھے اختیارات استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔

○ ڈائریکٹر موسمیات لاہور نے بتایا ہے کہ اس پورے علاقے میں ہوا کا دباؤ کم ہو گیا ہے اور بارشیں متوقع ہیں۔ برف پگھلنے کا عمل بھی اسی ماہ شروع ہو جائے گا۔ اور بارشیں بھی اس عمل کو تیز کریں گی۔ اس سے دریاؤں اور ڈیموں میں گرتی ہوئی سطح بلند ہو جائے گی اور لوڈشیڈنگ کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ اور فصلوں پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو مزید ٹکرے ٹکڑے نہیں ہونے دیا جائے گا اور ملک دشمن جماعتوں کا محب وطن جماعتوں سے مل کر مقابلہ کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ایم۔ اپی۔ اے غلام فرید چشتی نے وٹو کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن وہ ابھی جونیجو گروپ میں شامل نہیں ہو رہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف محاذ آرائی نہ کریں تو ان کی پالیسی بہترین ہے۔

○ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کے اجلاس میں پنجاب اور سندھ میں پانی کی تقسیم کے لئے پانچ دن کا عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ دونوں صوبے ۶۔ اپریل سے ۱۰۔ اپریل تک ۱۹۹۱ء کے پانی کی تقسیم کے معاہدے میں دئے ہوئے تناسب میں پانی استعمال کریں گے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے بد عنوان واپڈا اہلکاروں کی فہرستیں مکمل کروالی ہیں اور ان سب لوگوں کے لئے ۲۲۔ اپریل یوم حساب ہو گا۔ اور انہوں نے ایسے افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ۲۲۔ اپریل کو غلام مصطفیٰ کھر اعلیٰ حکام کی موجودگی میں بد عنوان افسروں اور دیگر ملازموں کے ناموں کا انکشاف کریں گے۔ اور ان کے دھندوں کی تفصیل بتائی جائے گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران جماعت نے خود کو ایک مخصوص طبقے کے مفادات کی نگرانی کے لئے وقف کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی قیمتوں میں اضافے کا عوام کی اقتصادی فلاح و بہبود سے کوئی تعلق نہیں صرف ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں کو فائدہ ہوا ہے۔

خوشخبری
اب آپ کیلئے ہمارے ہاں
انٹرنیشنل ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی ہے۔ اب آپ بیرون ملک 1 منٹ کی کال اور فیکس کال بھی کر سکتے ہیں انٹرنیشنل ڈائلنگ کیلئے نہ بکنگ کی پریشانی نہ انتظار کی زحمت، چند سیکنڈز میں اپنا مطلوبہ نمبر حاصل کیجئے نیز ہم آپکو فیکس ڈلیوری کی سہولت آپکے گھر پر بھی مہیا کر سکتے ہیں
تفصیلات کیلئے فون نمبر 212311 پر رابطہ کیجئے
صبح 6 تا 11 بجے رات سروس
منجانب
المسرور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ
فون: 212311 گھر: 211911
فیکس: 212492

بازیافتہ عینک

○ گذشتہ جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ سے ایک نظر کی (مردانہ) عینک ملی ہے۔ اگر کسی دوست کی ہو تو نشانی بتا کر لے جائیں۔

غنی کریانہ سٹور نزد بیت البشیر
دارالرحمت شرقی الف۔ ربوہ

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون ہیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی (اردو سیکشن) کی کلاس ششم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے داخلہ فارم اور پراسپکٹس حاصل کر لیں۔

داخلہ ٹسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ۱۰۔ اپریل بروز اتوار ہو گا۔

(پرنسپل)
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔